اداریہ

پاکستان میں نفاذِ شریعت
عملی اقدامات کی ضرورت

وزیرِ اعظم پاکستان جناب میاں نواز شریف نے رمضان المبارک میں پارلیمنٹ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کتاب و سنت کو پاکستان کا سپریم لاء قرار دیا ہے۔ اور اس کو عملی شکل دینے کے لیے "حکومتی" شریعت بل بھی ایوان میں پیش کیا جس کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو اس بل پر غور و خوض کرے گی۔ اور ایوان کے ابتدائی اجلاس میں پیش کر کے منظور کرائے گی۔ تاکہ انتخابات میں کیا ہوا نفاذ اسلام کا وعدہ پورا کیا جا سکے۔ لیکن اس "کارِ خیر" میں ایک افسوسناک پہلو بھی سامنے آیا۔ کہ حکومتِ وقت نے متفقہ شریعت بل کو چھوڑ کر اپنا ایک بل ایوان میں پیش کر دیا جس میں یقیناً کچھ کمزوریاں ہیں۔ چنانچہ تو سیاسی اور دینی جماعتوں نے اس بل کو مسترد کر دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ ایوان میں وہی بل پیش کیا جائے جو اس سے قبل سینٹ میں منظور ہو چکا ہے اور وہ تمام جسے جملہ مکاتبِ فکر بحث و تمحیص کے بعد متفقہ قرار دے چکے ہیں۔ اس پر حکومت کے کارپردازوں کو ضد نہیں کرنی چاہیے۔ اگر وہ نفاذِ اسلام میں مخلص ہیں اور واقعی پاکستان کو ایک اسلامی اور فلاحی مملکت بنانے کے خواہش مند ہیں تو فوراً پہلے شریعت بل کو ایوان میں پیش کر کے اس کی منظوری لے۔ ویسے یہ اچنبھے کی بات ہے کہ شریعت کے نفاذ کے لیے بھی ایوان کی رضامندی کی ضرورت ہے؟ چونکہ ملک اس وقت جمہوریت کے دور سے گزر رہا ہے، لہذا یہاں جو بھی نافذ ہوگا وہ پارلیمنٹ سے گزر کر ہی ہوگا جیسا کہ صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے لاہور میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ باہر شور مچانے کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی اس سے بل میں تبدیلی ہوئے گی۔ بلکہ جو ہوگا وہ پارلیمنٹ کے ذریعے ہوگا۔ تو ایسی صورت میں قومی اسمبلی پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہو

جانی ہے کہ وہ ایسے اقدامات کرے جس سے نفاذ اسلام کی عملی صورت پیدا ہو۔ ورنہ بلوں کا ایوان میں پیش کیا جانا، اس پر بحث وتمحیص، اسے منظور کرنا یا نہ کرنا اس سلسلے میں بہت کچھ ہو چکا۔ اب ضرورت ہے عملی اقدامات کی۔ کہ ایوان ایسی شاندار کارکردگی پیش کرے کہ جس سے نفاذِ اسلام کی یقینی صورت پیدا ہو جائے۔ اور پاکستان میں کتاب وسنت کی بالادستی، اسلامی قوانین کا نفاذ ہو اور لوگوں کو بھی اس کی فیوض و برکات سے مستفید ہونے کا موقعہ ملے۔

ہم حکومت پاکستان سے بجا طور پر یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر دینی جماعتوں سے رابطہ قائم کر کے اس کے اعتراضات کا جائزہ لے اور انھیں ہر قیمت پر دور کیا جائے اور اسلامی جمہوری اتحاد میں شامل جماعتوں کو اعتماد میں لے کر نفاذِ اسلام کے لیے ٹھوس اقدامات کرے تاکہ قیام پاکستان کا مقصد پورا ہو اور لوگوں کی دیرینہ آرزو پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ اس کے لیے اب محض زبانی جمع خرچ کی ضرورت نہیں بلکہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ میاں نواز شریف وزیر اعظم پاکستان اس طرف خصوصی توجہ دیں گے۔ (الواراسلام)

پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری کا سفرِ آخرت

جماعتی حلقوں میں یہ خبر بڑے درد و الم کے ساتھ پڑھی اور سنی جائے گی کہ جماعت اہل حدیث کے مایۂ ناز باعمل عالم دین، صاف گو مقرر، بے لوث مبلغ حضرت پروفیسر حافظ عبداللہ آف بہاولپور مورخہ ۲۲ اپریل بروز سوموار تقریباً ۱۲ بجے دن حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کی خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ چنانچہ اگلے دن تمام اضلاع سے ہزاروں متعلقین اور تلامذہ نے جنازہ میں شرکت کی۔ آہوں اور سسکیوں کے ساتھ انھیں سپرد خاک کیا گیا۔

اللّٰہم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ